

سردیوں میں عبادت کے فضائل و برکات

مولانا محمد عرفان اللہ اختر

اللہ رب العزت نے ہر موسم میں فوائد و منافع ضرور رکھے ہیں، جن کو ہر عقل مند اور ذی شعور انسان باسانی سمجھ سکتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مسلمان کے لیے سردی بہار کا موسم ہے۔“ (المسند للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدری)

علامہ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مسلمان کے لیے سردی بہار کا موسم ہے کہ اس میں مومن اطاعت کے باغات میں چرتا ہے اور عبادت کے میدانوں کی سیر کرتا ہے اور سردی میں باسانی کیے جانے والے اعمال صالحہ کے باغات میں اس کا دل خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ جس طرح بہار کے موسم میں سبزہ ہی سبزہ ہو جاتا ہے اور جانور چراگا ہوں میں چرتے ہیں اور فربہ ہو جاتے ہیں اور یوں چوپایوں کے جسم کی اصلاح ہوتی ہے، پس اسی طرح سردی کے موسم میں عبادت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے آسان کر دیتا ہے، اس سے اس کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی ٹھنڈی غنیمت کی طرف نہ کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! تو آپ نے فرمایا سردیوں میں روزے رکھنا۔“ (لطائف المعارف، ص: ۳۲۶)

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سردی کے موسم میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔“ (ترمذی شریف)

جب سردی آتی تو حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے:

”اے اہل قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے رات لمبی ہو گئی اور تمہارے روزوں کے لیے دن چھوٹے ہو گئے، پس تم موسم سرما کو غنیمت جانو!“ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث: ۹۷۴۳)

(اے پیغمبر! لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ (قرآن کریم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”سردی کا موسم مومن کے لیے موسم بہار ہے، اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں، جن میں وہ
 روزے رکھ لیتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں، جن میں وہ قیام کر لیتا ہے۔“
 (السنن الکبریٰ للبیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”سردیوں کے روزے رکھنا مفت میں اجر کماتا ہے۔“ (طبرانی)
 ہمارے بزرگان دین موسم سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اسے عبادت میں اضافے کا موسم قرار
 دیتے، جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موسم سرما کی آمد پر فرماتے:
 ”سردی کو خوش آمدید، اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ شب بیداری کرنے والے
 کے لیے اس کی راتیں لمبی اور روزے دار کے لیے دن چھوٹا ہوتا ہے۔“ (فردوس الأخبار)
 حضرت ابو عبد اللہ محمد بن مفلح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 ”سردی کے موسم میں رات کے اوّل حصے اور گرمیوں میں دن کے ابتدائی حصے میں ختم قرآن
 مسنون ہے۔“ (آداب الشریعة لابن مفلح، ص: ۶۸۸)

سردیوں میں دن چھوٹے اور موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کا احساس کم ہوتا ہے،
 لہذا اس موسم میں روزے کا ثواب کمانا آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سردیوں کی راتوں میں عبادت
 کو محبوب جانتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لیے غنیمت ہے۔“ (موسوعة لابن أبي الدنيا، ج: ۱)
 حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص سخت سردی میں پانی کے ساتھ اچھی طرح وضو کرے اس کو ثواب کا دہرا حصہ ملتا ہے:
 (ایک حصہ وضو کرنے کا، دوسرا سردی برداشت کرنے کا)۔“ (طبرانی)

سردی میں چونکہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا مشکل ہے، اس لیے سردیوں میں شوق سے وضو کریں
 اور دہرا اجر پائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تم زمین والوں کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والوں پر رحم فرمائے گا۔“ (ابوداؤد شریف)

سردی کے موسم میں رات کے وقت ہر کوئی چاہتا ہے کہ گرم لحاف میں لپٹا ہوا ہو، بہترین گرم
 سویٹراس کے پاس ہو، لیکن اس دنیا میں ایسے کتنے لوگ ہیں کہ جن کے پاس سر چھپانے کے لیے چھت نہیں،
 آرام کرنے کے لیے نرم و گرم بستر نہیں، سردی کی سخت راتوں میں ضرورت مند و مجبور سڑکوں کے کنارے،

سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو (معلوم ہے)۔ (قرآن کریم)

فٹ پاتھ پر اور بس اڈوں پر پڑے ہوتے ہیں، جن کے پاس نہ گرم کپڑے ہیں اور نہ ہی گرم بستر۔ ایسے میں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ سردی کی سخت راتوں میں ان ضرورت مندوں کا خصوصاً اہل غزہ/فلسطین اور پاکستان میں سیلاب متاثرین کا بھی خیال رکھیں، ان کی سردی کو بھی دور کرنے کی کچھ کوشش کریں، اگر کچھ نیا نہیں دے سکتے تو کم از کم پرانا استعمال شدہ ہی صحیح ان کو پہنا دیں، تاکہ وہ بھی سردی کی سختیوں سے بچ سکیں۔ سردی کا موسم انسانی ہمدردی کے جذبہ کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔

سردیوں میں عبادات کے فضائل و برکات یہ ہیں کہ! چھوٹے چھوٹے دن اور لمبی لمبی راتیں ہوتی ہیں، دن کو روزہ رکھیں، نہ بھوک اور نہ ہی پیاس ستاتی ہے۔ ان دنوں میں رمضان کے قضا روزے بھی آسانی سے رکھے جاسکتے ہیں۔

راتوں کو تلاوت، ذکر، درود شریف، نوافل، قضا نمازیں اور معتبر دینی کتب کا مطالعہ وغیرہ جیسی عبادات میں خرچ کریں۔

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

